

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

نازشِ بزمِ کائنات ، خیر ہی خیر تیرا نام

کیسی بلند تیری ذات ، کیسا بلند ہے مقام

رب نے ترے لئے کیا کون و مکاں کا اہتمام

تجھ پہ سلام اور درود ، تجھ پہ درود اور سلام

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے شہِ جود و ہست و بُود تجھ سے حیات کی نمود

باعثِ فوز ہے ترا عالمِ خاک پر و رود

تیرے لئے نبیٰ حقِ غیب بھی عین ہے شہود

سرّ ازل کے رازداں ! لائقِ دائمی درود

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صحنِ زمیں کی روشنی ، بامِ فلک کی سب چمک
شانِ خدا کا ہے یہ نور، ہے تیرے رُخ کی یہ جھلک
قُربِ دوام کی دمک ، خیرِ تمام کی مہک
آئے ترے ہی حسن سے، جائے ترے ہی حسن تک

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

رب کے سوا کسے پتہ عظمت و شانِ مصطفیٰ
سارے نبی ہیں مقتدی ، وہ ہیں امام الانبیا
اسرا کی منزلیں کٹیں اب ہے فلک کا مرحلہ
پہنچے نبیؐ جو عرش پر ہونٹوں پہ قدسیوں کے تھا

صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہر سو کرم کی بارشیں، کیسی ہے دل نشیں یہ رات
خاص خدا کی ہے عطا، خاص ہے بالیقین یہ رات
وصل، نماز، بخششیں تحفوں کی ہے امیں یہ رات
مہماں بھی نور نور سا، نور بھری حسین یہ رات

صلیٰ نبینا صل علی محمد

خالقِ حُسن کو ترا حُسن کچھ ایسا بھا گیا
مخفلِ لامکاں پہ بھی عالم وجد چھا گیا
فاصلے سارے مٹ گئے قرب وہ جگمگا گیا
نور جو اپنے نور کے اتنے قریب آ گیا

صلیٰ نبینا صل علی محمد

حسنِ یقین، رونقِ باغِ عمل بھی تجھ سے ہے
دل کا گلاب ہی نہیں جاں کا کنول بھی تجھ سے ہے
شامِ ابد بھی ہے تری، صبحِ ازل بھی تجھ سے ہے
تجھ سے ہی آج ہے مرا اور مرا کل بھی تجھ سے ہے

صلیٰ نبینا صل علی محمد

اصل وجوازِ کن نکاں ، آئینہٴ جمالِ حق
عکسِ مبین میں جلوہ گر نورِ ازل، کمالِ حق
تابعِ حکم ہیں ترے، جتنے بھی ہیں رجالِ حق
تیرے ہی وصل سے ہوا جس کو ہوا وصالِ حق

صلیٰ نبینا صلّٰ علیٰ محمدٍ

لب پہ شکستہ حرف ہیں ، آنکھ میں کانپتا ہے نم
روزِ حساب رکھ شہا! حامدِ خستہ کا بھرم
ذات ہے تیری محتشم، بات ہے تیری محترم
تیری نگاہ ہے عطا ، تیرا مزاج ہے کرم

صلیٰ نبینا صلّٰ علیٰ محمدٍ

سید حامد یزدانی

ٹورانٹو-۱۶-رجب ۱۴۳۷ھ